بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلیاً

(۱)...... ہمارے نزدیک لفظ "آزاد" سے طلاق ہونے میں یہ تفصیل ہے کہ اس کی تین صورتیں ہوتی ہیں:

(۱)...... ایک صورت یہ ہے کہ جب کلام میں طلاق کے خلاف کا کوئی قرینہ پایا جائے۔ جیسے کوئی اپنی بیوی کو یوں کہے "میری طرف سے تم بھی آزاد ہو اور وہ بھی آزاد ہے" یا "تو آزاد ہے جو چاہے کھاپی" یا "میں نے اپنی بیوی کو آزاد کیا چاہے وہ میرے پاس رہے یا اپنے گھر" یا "وہ آزاد ہے جب اس کا جی چاہے آئے"۔ ان سب جملوں میں واضح قرینہ موجود ہے جس سے یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ شوہر کی مراد لفظ "آزاد" سے طلاق نہیں ہے، لہذا اس صورت میں لفظ "آزاد" نہ صریح ہے اور نہ کنایہ، بلکہ لغو ہے اور اس سے کوئی طلاق واقع نہیں ہوگی۔

(۲)...... دوسری صورت یہ ہے کہ جب کلام میں طلاق کا قرینہ موجود ہو یا طلاق کے خلاف کا قرینہ موجود نہ ہو جیسے شوہر نے یوں کہا ہو کہ "میری بیوی میرے نکاح سے آزاد ہے" یا "میری بیوی میری طرف سے آزاد ہے" یا "تو آزاد ہے" یا "وہ آزاد ہے" وغیرہ۔ اس صورت میں لفظ "آزاد" طلاق کے لئے صریح ہوگا اور اس سے طلاق رجعی واقع ہوگی۔ اگر طلاق کا قرینہ موجود ہو تو اس صورت میں اس کا طلاق کے لئے صریح ہونا تو واضح ہے، البتہ چونکہ اب عرف میں طلاق دینے کے لئے لفظ "آزاد" کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے اس لئے جب طلاق کے خلاف کا قرینہ نہ ہو تو اس صورت میں بھی یہ صریح میں داخل ہوگا۔ (اس بارے میں منسلکہ فتویٰ نمبر [illegible] بھی ملاحظہ فرمائیں)۔

(۳)...... تیسری صورت یہ ہے کہ جب لفظ "آزاد" اس طرح استعمال کیا گیا ہو کہ اس کا ایسا استعمال طلاق کے لئے متعارف نہ ہو، جس کا اندازہ شوہر کے کلام کے سیاق وسباق سے کیا جاسکتا ہے۔ اس صورت میں یہ کنایات میں سے ہوگا جیسا کہ اپنی اصل وضع کے اعتبار سے یہ کنایہ ہی ہے۔ اس صورت میں اگر شوہر کی نیت طلاق کی ہو تو طلاق بائن واقع ہوگی ورنہ نہیں۔

خلاصہ یہ کہ لفظ "آزاد" اپنے تینوں احتمالات میں سے ایک صورت میں لغو ہے، دوسری صورت میں صریح رجعی ہے اور تیسری صورت میں کنایہ بائن ہے۔ صریح ہونے کی صورت میں ہمارے نزدیک یہ صریح بائن نہیں ہے بلکہ صریح رجعی ہے اسی وجہ سے لحوق کے مسئلہ میں اس پر صریح بائن کا حکم نہیں ہوگا بلکہ صریح رجعی کا حکم ہوگا اور ایک سے زائد بار یہ الفاظ کہنے کی صورت میں طلاق سابق سے لحوق ہوگا۔

(جاری ہے)

(۲)........اگر کوئی شخص تین بار اپنی بیوی کو یہ کہے کہ "میں تمھیں آزاد کرتا ہوں، میں تمھیں آزاد کرتا ہوں، میں تمھیں آزاد کرتا ہوں" تو عام حالات میں ان الفاظ سے اس کی بیوی پر قضاءً تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔ کیونکہ لفظ "آزاد" مذکورہ صورت میں صریح رجعی ہے اور جب پہلی بار طلاق رجعی واقع ہوئی ہو تو اس کے بعد اسے دوسری طلاق لاحق ہو سکتی ہے خواہ رجعی ہو یا بائن۔ لہٰذا اگر کوئی تین بار اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے کہ "میں تمھیں آزاد کرتا ہوں" تو طلاق ثانی اور ثالث کا لحوق پہلی طلاق سے ہوگا اور اس کی بیوی پر تین طلاقیں واقع ہو جائیں گی۔

اگر لفظ "آزاد" کو صریح بائن مانا جائے تو دوسری اور تیسری بار یہ الفاظ کہنے سے مزید طلاقیں واقع نہیں ہوں گی۔ کیونکہ ایسا صریح بائن جو اپنی اصل کے اعتبار سے کنایہ ہو، بائن سابق سے لاحق نہیں ہوتا، اور فقہی ضابطہ "البائن لا یلحق البائن" میں ~~مثلاً~~ دوسرا بائن (جو صریح نہیں ہوتا) سے مراد وہ ہے جو اصل وضع کے اعتبار سے کنایہ ہو اگرچہ عرف کی وجہ سے صریح بن گیا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ "آزاد" اپنی اصل وضع کے اعتبار سے کنایہ ہے اور غلبہ عرف کی وجہ سے صریح بن گیا ہے۔ لہٰذا اگر اس کو صریح بائن مانا جائے تو طلاق ثانی اور ثالث لاحق نہیں ہوگی، لیکن ہمارے نزدیک یہ صریح بائن نہیں ہے بلکہ صریح رجعی ہے۔ صریح رجعی یا صریح بائن کے فرق سے لحوق کے مسئلہ پر بھی اثر واقع ہوگا۔........ واللہ تعالیٰ اعلم

(بندہ محمود الحسن عفی عنہ)
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۲ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ
25/دسمبر 2014ء

الجواب صحیح
۲/۳/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
۲-۳-۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
۲-۳-۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
محمد یعقوب عفی عنہ
۲/۳/۱۴۳۶ھ

مفتی

مفتی

دارالافتاء

الجواب صحیح
۵ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح
۲/۳/۱۴۳۶ھ